© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

جیسا کہ گذشتہ چند اشاعتوں میں عرض کیا گیا۔ صرف اسلام کو حق ہے کہ اس کا نظام جو انسان کی انفرادی اور اجتماعی فلاح وبہبود کا حقیقی کفیل ہے۔ دنیا کے تمام نظاموں۔ قانونوں اور دساتیر پر غالب وحاکم ہو کر رہے۔ ہر مسلمان سچے دل سے اس کا اعتقاد رکھتا ہے۔ لیکن اسے سمجھنا چاہیئے کہ محض دل سے اس کا اعتقاد رکھنا، یا زبان سے اس کا اظہار کردینا اس مقصدِ عظیم وجلیل کے حصول کا ضامن نہیں بن سکتا۔ خود غور کرو اسلام کو قرونِ اولیٰ میں جو عروج حاصل ہوا اس میں کتنے عمرو خالد۔ علی وطلحہ۔ اور طارق وموسیٰ کی جاں فروشیوں اور غیر معمولی شجاعانہ فدا کاریوں کو دخل ہے۔ پھر محض شجاعت وبسالت سے اور بے سوچے سمجھے ایثار وفدا کاری سے بھی کام نہیں چلتا بلکہ بہادری کے ساتھ اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ اپنے ماحول کا پورا جائزہ لیکر اپنی جدوجہد اور سعی وعمل کیلئے ایک ایسا لائحہ بنایا جائے کہ ماحول کی دشواریوں پر عبور حاصل کرکے نقطۂ مقصود تک پہنچنے کے لئے راستہ زیادہ سے زیادہ صاف ہوسکے۔ اگر محض شجاعت وایثار کافی ہے اور حسنِ تدبیر کی ضرورت نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے کہ وہ رسولِ برحق جس کی امداد واعانت کے لئے بدر وحنین کے معرکوں میں فرشتوں کی فوجیں نازل ہوتی ہیں۔ غزوۂ احد میں یک گونہ بدنظمی پیدا ہوجانے کے باعث اس کی فوج میں عارضی طور پر ابتری پیدا ہوجاتی ہے اور جنگ کا رُخ بدلتا ہوا نظر آنے لگتا ہے۔ اس کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی اور مدنی دونوں زندگیوں پر غور کرو اور دیکھو کہ آپ نے مکہ کے تیرہ سال کس خاموش تیاری اور پرسکون جدوجہد میں صرف کئے پھر جب یہ تمام تیاریاں مکمل ہوگئیں تو وقت آیا کہ اسلام کی سیطرت وسطوت کا اقرار منکروں کی زبان سے بھی کرا لیا جائے۔

© rasailojaraid.com